مضمون دوم

کادیانی کے عربی خطبہ کتاب وساوس کی بعض اغلاط کی فہرست

کادیانی نے جو خطبہ اور مقاصد کتاب وساوس میں عربی عبارت لکھی ہے۔ اس سے اُس کے بعض حمقا اتباع اُس کا ولی وصاحب الہام ومہبط کلام الٰہی ہونا نکالتے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ اِس شخص نے کسی مدرسہ میں عربی کی تعلیم نہیں پائی۔ اور کسی اُستاد کی عربی میں شاگردی نہیں کی۔ باایںہمہ ایسی ادق اور مقفی عربی اُس نے لکھ ڈالی ہے تو یہ بجز الہام وتعلیم الٰہی کیونکر ہوسکتی ہے۔ اور بعض جہلا اِس سے اسکا عالم متبحر ہونا ثابت کررہے ہیں اور یہہ کہہ رہے ہیں کہ کادیانی عالم متبحر اور عربی میں بڑا ماہر ہے۔ نہ ہوتا تو اتنی لمبی اور مشکل عبارت کیونکر لکھہ سکتا۔ مگر حقیقت شناس اِس عبارت سے اُس کا جاہل ہونا۔ اور کوچہ عربیت سے اُس کا نابلد اور دعوی الہام میں کاذب ہونا نکالتے اور وہ خوب سمجھتے ہیں کہ یہ عبارت عرب کی عربی نہیں اور اس کی فقرہ بندی محض بےمعنی تک بندی ہے۔ اِس میں بہت سے محاورات والفاظ کادیانی نے ازخود گھڑلئے ہیں عرب عربا سے وہ منقول نہیں۔ اور جو اِس کے عربی الفاظ وفقرات ہیں اُن میں اکثر صرف ونحو وادب کے اصول وقواعد کی رو سے اسقدر غلطیاں ہیں کہ ان اغلاط کی نظر سے اُن کو مسخ شدہ عربی کہنا بیجا نہیں۔ اور اُن کے راقم کو عربی سے جاہل اور الہام وکلام آلٰہی سے مشرف ومخاطب ہونے سے عاطل کہنا زیبا ہے +

ہم ان اغلاط کی تفصیل اُسوقت کرینگے۔ جب کادیانی صاحب ہماری شرط کو جو نمبر۲ جلد۱۵ صفحہ ۳۰۴ میں ہم شائع کرچکے ہیں منظور کرکے اُس کا اشتہار دینگے۔ اس مقام میں ہم اُن اغلاط عبارت مذکور کو بطور مشتے نمونہ خروارے یکے از ہزار شائع کرتے ہیں جو ہمارے بعض احباب اہل علم نے بیان کی ہیں۔ مگر اس سے پہلے ایک تمہید کو

ضروری سمجھتے ہیں جس سے ناظرین کو معلوم ہو گا۔ کہ اس اغلاط گیری و نکتہ چینی سے کادیانی کا عربی سے جاہل اور شرف الہام وکلام الٰہی سے عاطل ہونا کیونکر ثابت ہو سکتا ہے۔ باوجودیکہ یہ مسئلہ مسلمہ ہے کہ غلطی بڑے بڑے لائق اشخاص سے ہو جاتی ہے۔ اور وہ اُنکی لیاقت میں بٹہ نہیں لگاتی چنانچہ کہا گیا ہے +

شعر

گرتے ہیں شہسوار ہی میدان رزم میں + وہ طفل کیا گریگا جو گھٹنوں کے بل چلے +

وہ تمہید یہ ہے

خدا تعالیٰ و تقدس اور اُس کے رسول معصوم و مقبول کے بعد کسی شخص کا اپنے کلام میں کوئی غلطی کرنا محل تعجب نہیں۔ بلکہ کسی انسان سے اُس کے انسانی کلام میں غلطی نہو تو یہ امر موجب تعجب ہے۔ کیونکہ انسان کے لئے سہو و نسیان جو غلطی کا منشاء و مولد ہے ایک لازمی امر ہے اور مقولہ "اول ناس اول ناس" اور مقولہ "الانسان لیساوق النسیان" مسلمہ مقولے ہیں +

بناءً علیہ کسی لائق انسان کے کلام میں مطلق غلطی اُس کے علم و فضل و کمال میں نقصان و زوال کی موجب نہیں ہو سکتی۔ بڑے بڑے شاعر امرء القیس اور اُس کے ہمسر ایسے گذرے ہیں کہ اُن کے کلام میں دوسروں نے غلطیاں نکالی ہیں اور پھر اُن کی شاعری غیر مسلم نہیں ہوئی۔ اور بہت ادیب خطیب ایسے ہوئے ہیں جنہوں نے بعض محاورات میں لغزش کھائی ہے۔ پر وہ اُن کی منقصت کی موجب نہیں سمجھی گئی۔ لہٰذا غلطی کلام سے متکلم کی بے علمی و نالائقی ثابت کرنے کے لئے کوئی ایسی شرط یا اصول مقرر ہونا چاہئے جس میں معذرت بالا کی گنجائش نہ ہو +

ہمارے نزدیک اور ہر ایک صاحب خبرت و انصاف کے نزدیک وہ شرط یا اصول یہ ہے کہ غلطی جو کمال میں نقصان یا زوال پیدا کرتی ہو۔ وہ ہے جس کا صدور اہل علم و کمال سے

عادۃً محال ہو۔ اور اگر وہ معمولی اور ممکن الوقوع غلطی ہو تو اُس کا وقوع وصدور اِس کثرت سے نہ ہو جس کا نمبر فیصدی پچاس سے بڑھ گیا ہو۔

محال ہونے صدور کی مثال عربی کا ایک یہ فرضی جملہ ہے "ضَرَبَ زَیدٍ عَمرٌو فی الدّار قائمٌ بالخشبة" جس کا ترجمہ یہ ہے کہ زید نے عمرو کو گھر میں کھڑا ہو کر لکڑی سے مارا۔ اس جملہ میں زید کو جو ضرب کا فاعل ہے زیر سے پڑھنا اور عمرو کو جو مفعول بہ ہے پیش سے اور دار کو جو نئی کا مجرور اور معرف بلام ہے تنوین اور پیش لگانا اور قائمًا کو جو حال ہے پیش دینا خشبہ مجرور کو زبر ایسی اغلاط ہیں کہ ادنیٰ اہل علم سے جسکو کم سے کم نحو کی پہلی کتاب (نحو میر) بھی آتی ہو ان کا صدور محال ہے اور جس کے مُنہہ سے ایسی غلطی نکلے اُس کو کسی اہل علم کا اہل علم سمجھنا ناممکن ہے اور جو ایسے شخص کو اہل علم سمجھے۔ وہ خود جاہل و بے علم کہلاتا ہے +

کثرت غلطی کی تحدید پر دلیل لانے کی کچھ ضرورت نہیں۔ آجکل بچہ بچہ جانتا اور مانتا ہے کہ جو پرائمری سکول کا طالب علم فیصدی پچاس سے کم نمبر پاتا ہے وہ پاس نہیں ہوتا اور جس شخص کی کلام میں غلطی زیادہ اور صحت ایسی کم ہو۔ جیسے آٹے میں نمک ہوتا ہے وہ اہل علم نہیں کہلاتا +

یہ مدعی علمی کمال کی کلام میں غلطی نکالنے کی شرط واصول ہے۔ اور اگر **کسی کلام کے الہامی ہونے** کا دعویٰ ہو۔ یعنی اُس کو کلام خدا کہا جائے۔ (رسول علیہ السلام پر اُس کے نازل ہونے کا دعویٰ ہو خواہ کسی قائمقام رسول پر جسکو رسول کی مانند معصوم اور غلطی وخطا سے محفوظ سمجھا جائے) تو اس کلام میں مطلق غلطی نہ ہونا شرط ہے اور اس میں ایک غلطی بھی اُس کے الہام ہونے کی مبطل ہے۔ الہامی کلام میں فیصدی یا فی ہزار یا فی لاکھہ (مثلاً) ایک غلطی بھی ہوگی تو وہ کلام الہامی نہ سمجھا جائیگا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ جو اس کلام کا متکلم فرض کیا گیا ہے۔ اس سہو ونسیان سے جو غلطی کا منشاء ومولد ہے پاک ہے۔ قال اللہ تعالیٰ "وما کان ربک نسیا"۔ لہذا جس کلام میں غلطی ہو

ایک غلطی بھی کیوں نہ ہو وہ خدائے پاک اور مقدس کا کلام نہیں۔ اس شرط واصول کو ناظرین باتمکین محفوظ ملحوظ رکھیں گے۔ اور پھر کادیانی کی ان اغلاط کو جو ہم بیان کرینگے غور و توجہ سے ملاحظہ کرینگے تو یقین اور ایمان لائینگے کہ وہ اغلاط اس قسم (لائق معافی) سے نہیں ہیں کہ وہ کادیانی کے دعویٰ علم و کمال ظاہری و باطنی میں خلل انداز نہ ہو سکیں بلکہ وہ ایسی اغلاط ہیں۔ جو کادیانی کے کمال علم و الہام کو خاک میں ملاتی ہیں۔ ان میں بہت ہی غلطیاں ایسی ہیں کہ ان کا صدور نحو میر جاننے والے سے بھی ناممکن ہے۔ جیسے اس کے لفظ "قوہ" کو بحالت جر واو سے لانا یا افعال متعدی بدو مفعول کے ایک مفعول کو جمع اور دوسرے مفعول کو مفرد لانا یا مبتدا کو جمع اور اس کی خبر کو مفرد لانا۔ جس کی مثالیں فہرست آئندہ میں موجود ہیں یا اس کا صفحہ ۱۳ سطر ۸ میں جملہ سمنا متبحر عاً میں ذوالحال ضمیر سمنا کو جمع اور اس کے حال متبحر عاً کو مفرد کرنا یا صفحہ ۱۲ سطر ۵ و ۶ میں صیغ مضارع یقوم۔ یخاف۔ یبالی کو ان کے شرط ہونے کی حالت میں مرفوع کرنا۔ جزم نہ دینا۔ جن کی تصحیح اس نے کسی اہل علم کی اصلاح سے غلط نامہ کتاب میں کی ہے۔ اور اس سے یہ بات جتائی ہے کہ اس کی قلم سے یہ اغلاط اس وجہ سے نکل گئی تھیں کہ اس کو نحو میر کے مسائل نہیں آتے۔ کیونکہ یہ اغلاط کاتب کی اغلاط نہیں ہو سکتیں۔ کاتب اصل لفظ کی جگہہ ایسے لفظ کو لکھ دیتا ہے جسکو جاہلانہ شہرت سے صحیح سمجھتا ہو جیسے کسی نے خروصی صعقا کی جگہ خر عیسیٰ لکھ دیا تھا۔ کاتب جاہل سے ایسا نہیں ہو سکتا۔ کہ جو لفظ اس کا ہم شکل نہ ہو۔ اور اس کے جاہلانہ خیال میں بھی کبھی نہ گزرا ہو اس کی جگہہ دوسرا لفظ جیسے متبحر عین کی جگہہ متبحر عاً اور یخف کی جگہہ یخاف درج کردے

بہ ضرورحضرت ہی کے اغلاط ہیں۔ آپ کا اصل مسودہ ایک مجلس میں پیش کرکے اُس پرآپ سے مباہلہ کرایا جائے۔ تو ضرور چور پکڑا جائے۔ اور جو غلطیاں آپ کی کلام میں معمولی اور اہل علم سے ممکن الصدور ہیں اور اس لئے وہ قابل عفو بھی ہیں جیسے صلابت میں مِن کی جگہہ عن لانا وعلی ہذالقیاس وہ اس حد کثرت کو پہنچ گئے ہیں کہ اس کثرت کے ساتھہ کوئی ممتحن خواہ کیسا ہی متاہل ونرم ورحیم دل ہو کادیانی کو پاس نہیں کرسکتا۔ اور اہل علم ہونے کا ڈپلوما۔ یا سارٹیفکیٹ نہیں دے سکتا۔ اور ان غلطیوں سے (قسم اول سے خواہ دوم سے) اس کلام کی نسبت الہام کا خیال (کادیانی کو ہو خواہ اُس کے اتباع جہال کو) تو ایسا ملیامیٹ ہوتا ہے۔ کہ اُس میں کسی اہل عقل وانصاف کو شک وتامل نہیں رہتا۔ اسی وجہ سے ہم نے ان اغلاط کی تفصیل وبیان سے تعرض کیا ہے۔ ورنہ بجز خدا ورسول کے کون شخص ہے جو غلطی نہیں کرتا +

تمہید ختم ہوئی۔ اب وہ فہرست بضمن ایک نقشہ کے بیان ہوتی ہے +

وہ نقشہ صفحہ ۳۲۱ لغایت ۳۲۸ میں ہے

مگر وہ عموماً تب شائع ہوگا جبکہ کادیانی کی تفسیر عربی سورہ فاتحہ شائع ہو چلیگی۔ کیونکہ اگر یہ نقشہ اس سے پہلے شائع ہوا تو کادیانی اس نقشہ کو دیکھکر اس قسم کی غلطیاں تفسیر کی درست کرلیگا پھر ہم کو اس تفسیر پر پوری نکتہ چینی کا موقعہ نہ رہیگا جو معاون اہل علم اُس نقشہ کو قبل اشاعت عام دیکھنا چاہیں وہ بے چلنی ہید دیگر اسکو طلب کرسکتے ہیں +

نمبر شمار	صفحہ	سطر	غلط لفظ جس پر خط ہی	اصلاح	وجہ کیفیت
۱	۱	۱۰	جعلہم شموس الارض وحجج الدین وحرز الایمان	حصون	حرز واحد ہے اور یہ محل جمع ہے کیونکہ یہ جعل کا دوسرا مفعول ہے جسکا مفعول اول ضمیر جمع ہے +
۲و۳	〃	۱۲	جعلہم منہلاً لایعور ومتاعاً لایبور	مناہل لاتغور - وامتعۃ لاتبور	وہی وجہ ہے - کیونکہ یہ دونوں جعل کے دوسرے مفعول ہیں اور پہلا مفعول ضمیر جمع ہے +
۴	۲	۳	اخراج غیرہ عن الجنان	من	خروج واخراج کا صلہ من آتا ہے "فخرج منہا خائفاً یترقب" "فاخرجنا منہ خضرا"
۵	۳	۴	اطرد النفوس بین وخد وذمیل	سیر	یہ تمام فقرہ بے معنے تک بندی ہے - اور خاص اطرد جس معنی "چلانے" کے لئے استعمال کیا گیا ہے وہ اسکے معنے نہیں بلکہ وہ لفظ سیر کے ہیں اور طرد کے معنے دفع کرنے - اور دھتکارنے کے ہیں - اطراد اس دفع کا حکم دینا -
۶و۷ و۸	〃	۷	ربا الاشجار حتی استاثر الثمر وتسمن	استاثرت بالاثمار وتسمنت	یہ بھی خلاف محاورہ تک بندی ہے ومعہذا اس میں ضمیر اشجار فاعل - لہذا اسکے افعال استاثرت وتسمنت چاہئیں - اور بجائے ثمر اثمار حرف با سے جو اختصاص پیدا کرے +

نمبر شمار	صفحہ	سطر	غلط الفاظ جن پر خط ہے	اصلاح	وجہ کیفیت
۹	۳	۹	التقوا حلقتا البطان	التقت	یہ ایک مثل انہی الفاظ سے سائر و دائر ہے۔ اور مثل میں جائز ہی تغیر ناجائز ہے اور یہ تو جائز ہی نہیں التقوا میں ضمیر فاعل لگا دے۔ تو حلقتا البطان کیا ہوگا؟
۱۰	″	۱۷	برزوا السیوف	سلوا یا ابرزوا	سیف کے لئے سل ہی مناسب ہے۔ اگر مادہ براز ہی کا شوق و ذوق تھا۔ تو ابرزوا باب افعال سے متعدی چاہئے تھا۔ برزوا لازم +
۱۱ سے ۱۶ تک	۴	۴ و ۵	فاعطاهم الله قلبا متقلبا مع الحق۔ ولسانا متحليا بالصدق وجنانا خاليا من الحقد	قلوبا متقلبة والسنة متحلية واجنانا خالية	یہ الفاظ مع اپنی صفات کے اعطی کے دوسرے مفاعیل ہیں اور اُس کا پہلا مفعول هم ضمیر ہے۔ لہذا یہ الفاظ بھی بصیغہ جمع چاہئیں +
۱۷	۴	۷	انهم برهان رسالتة	براهين	یہ اسم اِن ضمیر جمع کی خبر ہے لہذا جمع چاہئے
۱۸ سے ۲۲ تک	″	۸	كلواحد منهم اوذى وعني وخوف فما وهنوا وما استكانوا حتى قضوا نحبهم واثروا	فما وهن وما استكان حتى قضى نحبه واثر	اِن افعال کے فاعل اور ضمیر "هم" ثانی کا مرجع "کلواحد" مفرد ہے لہذا افعال بھی مفرد چاہئیں۔ جیسے اُنکی نظائر سابقہ اذی وعنی وخوف ہیں اور وہ ضمیر بھی مفرد چاہئے +

نمبر شمار	صفحہ	سطر	غلط لفظ جس پر خط ہو	اصلاح	وجہ کیفیت
۲۳	۴	۹	قوم موجع	موجعون	قوم اسم جمع ہے۔ اس کے صفات وافعال قرآن مجید میں صدہا مواضع میں جمع آئے ہیں۔ علی قوم کافرین۔ بل انتم قوم تجهلون ان القوم استضعفونی وغیرہ وغیرہ
۲۴	۵	۸	علی شرہم راضون	بشرہم	رضی کا صلہ حرف با ہے۔ رضی بہ کفرح لزق (قاموس ومنتہی الارب)
۲۵و۲۶	۵و۱۱	۱۵و۸	تعالِ	تعالَ	بچے بھی جانتے ہیں کہ یہ لفظ مکسور نہیں (قاموس منتہی الارب دیکھو)+
۲۷	۶	۵	بعقل الناقص	بالعقل	ناقص نعت معرف ہے لہذا اسکا موصوف عقل بھی معرف چاہئے۔ اے کادیانی! ناقص العقل
۲۸	۶	۸	لا یعطیہ الا توحید	وحیدا	اعطیت کے دونو مفعول بلا واسطہ آتے ہیں نحو میر میں ہے "اعطیت زیدا درہماً" ایسا ہی قرآن شریف میں ہے۔ "اعطی کل شیء خلقہ" "انا اعطیناک الکوثر" کادیانی جاہل کو نحو میر یاد نہیں تو سورہ "اعطیناک" بھی یاد نہیں+

نمبر شمار	صفحہ	سطر	غلط لفظ جس پر خط ہے	اصلاح	وجہ کیفیت
۲۹	۷	۱۱	ماکنت ان ابی من امر ربی	ابی امر ربی	ابی یابی کامفعول بلاواسطہ آتا ہے۔ ابی ان یکون مع الساجدین۔ یابی اللہ الا ان یتم نورہ۔ ابی الشئ یابلہ (قاموس)
۳۰	۸	۱۰	ہم حجبۃ اللہ ہم خزنۃ	حجج	یہ لفظ ہم ضمیر جمع کی خبر ہے۔ لہذا جمع چاہیے۔
۳۱	"	۱۱	اسرار الشرع و ماہر الاصول	مہرہ	یہ لفظ بھی ہم ضمیر جمع کی خبر ہے۔ لہذا جمع چاہیے۔ کادیانی نے غلط نامہ میں اس غلطی کو تسلیم کرکے کسی کے بتانے سے اسکی اصلاح کی ہے۔ مگر چونکہ اسکی نظائر حجبۃ وغیرہ کی اصلاح نہیں کی۔ لہذا یہ عفو کے لائق نہیں وہ اپنے علم سے اسکی اصلاح کرتا تو دوسری نظیر کی بھی اصلاح کرتا +
۳۲	۸	۱۸	سالتہا عن رب الارض	سالتہا رب الارض	سال کے دونو مفعول بلاواسطہ آتے ہیں "واذا سالتموھن متاعاً"۔ "اعطاکم من کل ما سالتموہ"۔ بچوں کو نحو میر یاد کراتے ہیں۔ تو حروف زوائد کا مجموعہ سالتمونیہا یاد کراتے ہیں۔
۳۳	۱۱	۷	ما آسرنی*	سرنی	خوش کرنیکے معنی میں سر مجرد آتا ہے "تسر الناظرین"۔ اور اسر مزید کے معنی بات چھپانے یا آہستہ بات کہنے کے ہیں"۔ "واسروہ بضاعۃ" "واسرھا یوسف" "سواء منکم من اسر القول"۔ "واذ اسر النبی"۔

* نوٹ یہ لفظ کادیانی اپنی تصانیف میں جہاں کہیں لایا ہے اسی طرح باب افعال سے لایا ہے تین مقام اس کتاب میں ہیں جو اس فہرست میں بیان ہوئے ہیں چوتھا مقام رسالہ انجام ہے جسکا یہ لفظ صفحہ ۲۱ میں بیان ہوا ہے پانچواں مقام کادیانی کا رسالہ تحفہ بغداد ہے جسکے صفحہ ۶ میں لکھا ہے ایہا الاخ الصالح اسرک اللہ

نمبر	صفحہ	سطر	غلط لفظ جس پر خط ہے	اصلاح	وجہ کیفیت
۳۴ ۳۵	۱۲	۹	لاتکبحون افواہکم ولاتلجمون (اے افواہکم)	لاتکبحون ولاتلجمون	کبح وکبح لگام کھینچنے کو کہتے ہیں نہ لگام دینے یا ٹھہرانے کو لہذا افواہ کا ذکر فضول اور بے محل ہے +
۳۶	۱۳	۵	رَوْع	رُوْع	رُوْع بمعنی دل مضموم ہے۔ رَوْع مفتوح خوف کے معنی میں ہے فلما ذہب عن ابراہیم الرَّوْع +
۳۷	"	۸	تصرف مِن خطط	عن	صرف کا صلہ عن آتا ہے "ساصرف عن آیاتی"
۳۸	۱۲	۱۵	یردسون علیٰ دینا	یردسون دینا	ردس بلا واسطہ متعدی آتا ہے یردس القوم رماھم بحجر (قاموس)
۳۹	۱۵	۵	بتلک الافتراء	بذلک	افتراء استعمال میں مذکر ہے نہ مونث +
۴۰ سے ۴۲ تک	"	۶ و ۷	لو قتلت اولادی باعینی وقطعت ایدی وارجلی	بعینی ویدی ورجلی	وحدت متکلم کی حالت میں جمعیت ان الفاظ کی بے معنی ہے وحدت مناسب ہے۔ "ولتصنع علیٰ عینی" اعین جمع ہی لانا تھا۔ اعینی میں نون وقایہ لانا بے وجہ ہے +
۴۳	"	۱۹	اسروا	سرو	وجہ نمبر ۳۳ میں گذری۔

اس لفظ کا کادیانی کا بار بار اسی باب افعال سے لانا اسکی جہالت پر قطعی دلیل ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس جاہل کو سر بسیر کا محاورہ قرآن اور لغت عرب سے معلوم نہیں یہ تانی جی سے بھی ایہ تسر الناظرین نہیں پڑھا اور نہ اس کے معنے سیکھا ہے۔ اور یہ لفظ جو بار بار اس کے قلم سے نکلتا ہے۔ اس کی جہالت کا نتیجہ ہے۔ یہ سہو کاتب نہیں۔ کاتب کا سہو تو ایک جگہہ ہو نہ التزام کے ساتھ ہر جگہہ اور ہر ایک تصنیف میں +

نمبر شمار	صفحہ	سطر	غلط لفظ جس پر خط ہے	اصلاح	وجہ کیفیت
۴۵	۱۶	۴	فاذا ہبت نسیم الالہام فامرت	امرت (بغیر فا)	جزاء شرط ماضی بغیر قد ہو تو حرف فا کو جزا میں لانا منع ہے (ہدایۃ النحو)
۴۶	"	۵	حصبا۔ حصبا	خصبا خصبا	خصب بمعنی فراخی ضد قحط حرف خائے معجمہ سے ہے نہ مہملہ سے
۴۷	"	۶	حدل	حدر	حدل بمعنی ظلم ہے۔ نہ اُترنے کے معنی ہیں جو کادیانی کی مراد ہے چنانچہ اسکا صلہ الیٰ مشعر معنی حدر ہے
۴۸	۱۷	۱	لم یاووہ	لم یوووہ	اوی یاوی لازم فعل ہے "اوا وی الی رکن شدید" اور یہاں متعدی چاہئے۔ اوی یووی سے۔ "آوینا ھما الی ربوۃ"
۴۹	"	۵	من فوہ	من فی	نحو میر والے بچے بھی جانتے ہیں کہ فو حالت جر میں فی بن جاتا ہے
۵۰	"	۱۴	اسرائل الصلاح	سر	وجہ نمبر ۳۳ میں گذری
۵۱	"	۱۶	قبولیتہ	قبولہ	عربی میں قبول خود مصدر ہے۔ اس کو یا و تا لگا کر اردو فارسی خوان جاہل مصدر بناتے ہیں

نمبر غلطی	صفحہ	سطر	غلط لفظ جس پر خط ہے	اصلاح	وجہ کیفیت
۵۲ و ۵۳	۱۷	۱۷	القوم تکبر القوم یرتد	یکبرون یرتدون	وجہ نمبر ۲۳ میں گذری
۵۴ و ۵۵	۲۰	۸	قوم یقال لہ حزب یقال لہ	لہم 〃	حزب بھی قوم کی مانند صفت واقع ہو تو اسکو جمع چاہتا ہے۔ "الا ان حزب اللہ ہم المفلحون"۔ "کل حزب بما لدیہم فرحون"+
۵۶	۲۱	۵	لکلمۃ لیس لہ اصل	لہا	ہدایۃ النحو والے بھی جانتے ہیں کہ کلمہ مونث ہے +
۵۷	〃	۱۲	وان کان الامر خلاف ذالک فنبذناہ	نبذناہ (بغیر فا)	وجہ نمبر ۴۴ میں گذری۔ یہ تکرار بھی کادیانی کی جہالت کی قطعی دلیل ہے۔ سہو قلم کی یہ شان نہیں +
۵۸	〃	۱۹	تدبروا فی جوابی	تدبروا جوابی	تدبر بلا واسطہ متعدی ہوتا ہے۔ "افلا یتدبرون"
۵۹	۲۲	۳	لا تدخلوا فی علم اللہ	لا تخوضوا	کسی کے کلام میں دخل نہ دینا فارسی محاورہ ہے۔ عربی میں دخل در معقولات کی جگہ خوض بولتے ہیں +
۶۰	۲۲	۶	مجادلا مع الاعداء	مجادلا الاعداء	جدال بلا واسطہ متعدی ہوتا ہے "اتجادلوننی فی اسماء" "جادلہم بالتی ہی احسن" +
۶۱	〃	۸	ان اک کاذبا فکفی اللہ	کفی اللہ (بغیر فا)	وجہ نمبر ۴۴ میں گذری یہ تکرار بھی کادیانی کی جہل کی دلیل قطعی ہے نہ سہو کی +

نمبر شمار	صفحہ	سطر	غلط لفظ حسب پرخط	اصلاح	وجہ کیفیت
۶۲	۲۲	۱۵	فی قومی	لقومی	عربی میں صلہ دعا کو لام سے ذکر کرتے ہیں ہندی میں کہتے ہیں۔ اسکے حق میں دعا کرو +
۶۳و۶۴	〃	۱۶	بنبیک خاتم النبیین وشفیع مشفع	والشفیع المشفع	بنبیک معرف ہے اسکے نعت بھی معرف چاہئے۔
۶۵	〃	۱۸	یلعنون علی	یلعنوننی	فعل لعن یلعن بلاواسطہ متعدی ہوتا ہے۔ "لُعِنُوا" "والعنہم لعناً کبیراً"۔ کادیانی نے ہندی محاورہ کا ترجمہ کردیا۔ کہ خدا اُس پر لعنت کرے +
۶۶	۲۳	۴	ارحم علیہم	ارحمہم	یہاں بھی کادیانی نے ہندی محاورہ کا ترجمہ کردیا ہے۔ عربی میں تو فعل رحم یرحم بلاواسطہ متعدی ہوتا ہے۔ "ورحمناہم"۔ "ارحمہا" +

اِس قسم کے اغلاط اِس خطبہ میں اور بھی بکثرت ہیں۔ مگر اس فہرست میں صرف نمونہ دکھایا گیا ہے + اب ناظرین اہل علم داد انصاف دیں کہ یہ اغلاط اور اس کثرت کے ساتھ کسی اہل علم عربیت سے سرزد ہو سکتے ہیں یا الہامی کلام میں انکا وقوع ممکن ہے

مضمون سوم

عیسائیوں کی باہمی جنگ مقدس پر اسلامی رائے

جلد۱۶ میں ہے